مشاہدات۔804

ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت

وقت 5-7 منٹ

بزرگانِ اُمّت کے نزدیک خلافت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢبَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

معزز سامعین! مجھے آج بزرگانِ اُمّت کے نزدیک خلافت کی اہمیت و برکات آپ سامعین کے سامنے بیان کرنی ہیں۔

اُمّتِ مسلمہ میں خلافت کی اہمیت، افادیت اور برکات کا تذکرہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک ملتا ہے۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر ازدیادِ ایمان کی خاطر بیان کیا جاتا ہے۔

خلافتِ راشدہ کے قیام سے متعلق اہم خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ میں حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّافَتَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَیَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273 مشکوٰۃ بَابُ الۡاِنۡذَارِ وَالتَّحۡذِیۡرِ)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ قائم ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اِس نعمت کو بھی اٹھالے گا، پھر ایذارساں بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اِس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

وحدت ملی کو قائم رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لاٹھی کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اُسے قتل کر دو۔ یعنی اُس سے قطع تعلق کرو اور اُس کی بات نہ مانو"

(حدیقۃ الصالحین 633)

سامعین! زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں زرتشتی مذہب کے مجدّد ساسانِ اوّل کی ایک پیشگوئی درج ہے۔ اِس پیشگوئی کے اصل الفاظ تو پہلوی زبان میں ہیں جسے زرتشتی اصحاب نے فارسی زبان میں ڈھالا ہے۔ جو یوں ہے۔

”چوں ہزار سال تازی آئین راگزرد چناں شود آں آئین از جدائی ہا کہ اگر بآئیں گر نمائند نداندش.... در افتد در ہم وکنند خاک پرستی وروز بروز جدائی ودشمنی در آنہا افزوں شود..... پس شمایابید خوبی راگر ماند یکدم از ہمیں خرج انگیزم از کسانِ توو کے وآئین وآب تو بہ تو رسانم وپیغمبری وپیشوائی از فرزندان تو برنگیرم“

(سفرنگ دساتیر صفحہ 190)

اِس کا ترجمہ یہ ہے کہ شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر خود شارع (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اِسے پہچان نہ سکے گا... اور اِن کے اندر انشقاق اور اختلاف پیدا ہو جائے گا اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے... جب ایسا ہو گا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں سے (یعنی فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت وآبرو واپس لائے گا اور اِسے دوبارہ قائم کرے گا۔ مَیں پیغمبری وپیشوائی (نبوت وخلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا۔ یعنی تیری نسل میں رسالت اور خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور کبھی ختم نہ ہو گا۔“

(سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 67)

سامعین! حضرت بابا گورونانک رحمۃ اللہ علیہ نے ”پورے گرو“ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی فرمانے کے بعد آپ علیہ السلام کے بعد آنے والے دائمی خلافت کی پیشگوئی ان الفاظ میں فرمائی:

”ایساپاساڈھالسی دوردیبان اٹھگ نوتن جامہ پہن کے بھئے الگ الگا کچے   اک پکیاں گورموکھ بھئے نہال تٹسن سیئی ناناکا جو توڑے آپ دیال“

(جنم ساکھی بھائی بالا۔ صفحہ 526)

یعنی اِس پورے گورو کے بعد ایسا نظام قائم ہو گا، یہی دائمی اور غیر منقطع ہو گا۔ باباجی نے اس پیشگوئی میں ”دوردیبان“ اور ”اٹھگ“ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

لغات میں اِن کے یہ معنے بیان کئے گئے ہیں:

اوّل۔ وہ حاکم جس کے پاس داد فریاد کی جاسکے۔ دوم۔ انصاف کرنے والا حاکم اور سوم۔ حاکم انتظام کرنے والا، خزانے والا حاکم۔

(شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب صفحہ 1071 دیبان کوش صفحہ 1911 وگوروگرنتھ کوش صفحہ 644)

پھر اٹھگ میں لکھا ہے۔ جو کبھی بھی ٹوٹنے والا نہ ہو۔ غیر منقطع

(گوروگرنتھ کوش صفحہ 64)

بابانانک نے خود ہی اِن الفاظ کی یوں تشریح کی ہے:

”دیبان جو ہے سو اٹھگ لگے گا تٹنے کاکدے ناہی“

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ 527)

یعنی وہ ایک ایسا نظام ہو گا جو دائمی اور غیر منقطع ہو گا۔

(روزنامہ الفضل 26/ مئی 1959 صفحہ 16)

میرے ہر دلعزیز سامعین! اُمّتِ مسلمہ کے بزرگوں میں سے ایک مشہور ومعروف بزرگ حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ آپ نے خلافت جیسے اہم موضوع پر خطابات بھی دیے اور قلم بھی اُٹھایا اور اِس سلسلہ میں آپؒ نے منصبِ خلافت کے نام سے ایک کتابچہ بھی تحریر فرمایا۔ جس میں آپؒ نے خلافت راشدہ کے دوادوار بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

جیسا کہ کبھی کبھی دریائے رحمت سے کوئی موج سربلند ہوتی ہے اور آئمہ ہُدیٰ میں سے کسی امام کو ظاہر کرتی ہے ایسا ہی اللہ کی نعمت کمال تک پہنچتی ہے تو کسی کو تختِ خلافت پر جلوہ افروز کر دیتی ہے اور وہی امام اس زمانے کا خلیفہ راشد ہے اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ ”خلافتِ راشدہ کا زمانہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال تک ہے اس کے بعد سلطنت ہو گی تو اس سے مراد یہ ہے کہ خلافتِ راشدہ متصل اور تواتر طریق پر تیس سال تک رہے گی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ

قیامِ قیامت تک خلافتِ راشدہ کا زمانہ وہی تیس سال ہے اور بس! بلکہ حدیثِ مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ خلافتِ راشدہ تیس سال گزرنے کے بعد منقطع ہوگی نہ یہ کہ اس کے بعد پھر خلافت راشدہ کبھی آ ہی نہیں سکتی بلکہ ایک دوسری حدیث خلافتِ راشدہ کے انقطاع کے بعد پھر عود کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَاشَآئَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآئَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَاشَآئَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَاشَآئَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔ (منصب امامت از حضرت شاہ اسمٰعیل شہید صفحہ 117۔ 118 ناشر مکّی دار الکتب اردو بازار لاہور 1994ء) نبوّت تم میں رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اِسے اٹھالے گا اور بعدہٗ نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی جو اللہ کے منشا تک رہے گی پھر اُسے بھی اللہ اٹھالے گا، پھر بادشاہی ہوگی اور اُسے بھی اللہ جب تک چاہے گا رکھے گا پھر اُسے بھی اٹھالے گا۔ پھر سلطنتِ جابرانہ ہوگی جو منشائے باری تعالیٰ تک رہے گی پھر اُسے بھی اٹھالے گا اور اس کے بعد نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے اور یہ بھی امر ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت، خلافتِ راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی یعنی وہ خلافت "منتظمہ محفوظہ" ہوگی۔

سامعین! خلافت راشدہ کے ظہور کے لیے دعائیں کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آپؒ فرماتے ہیں۔

"نزولِ نعمتِ الٰہی یعنی ظہور خلافتِ راشدہ سے کسی زمانہ میں مایوس نہ ہونا چاہیے اور اِسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہیے اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا اور خلیفہ راشد کی جستجو میں ہر وقت ہمت صرف کرنا چاہیے، شاید کہ یہ نعمتِ کاملہ اِسی زمانہ میں ظہور فرماوے اور خلافتِ راشدہ اِسی وقت ہی جلوہ گر ہو جائے"

(منصب امامت صفحہ 86)

خلافت راشدہ نعمت ربانی ہے

فرماتے ہیں۔

"امامتِ تامہ کو خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اور خلافتِ رحمت بھی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ جب امامت کا چراغ شیشہ خلافت میں جلوہ گر ہوا تو نعمتِ ربانی بنی نوع انسان کی پرورش کے لئے کمال تک پہنچی اور کمال روحانی اسی رحمت ربانی کے کمال کے ساتھ نورٌ علیٰ نورٍ آفتاب کی مانند چمکا"

(منصبِ امامت صفحہ 79)

خلیفہ راشد سب کا مطاع ہے

لکھا ہے:

"خلیفہ راشد رسول کے فرزند ولیعہد کی بجائے اور دوسرے آئمہ دین بمنزلہ دوسرے بیٹوں کے۔ پس جیسا کہ تمام فرزندوں کی سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح وہ مراتب پاسداری و خدمت گزاری اپنے باپ کے حق میں ادا لاتے ہیں وہ بتمامہ اپنے باپ کے جانشین بھائی سے بجالائیں اور اسے اپنے باپ کی جگہ شمار کریں اور اس کے ساتھ مشارکت کا دم نہ بھریں۔"

(منصبِ امامت، صفحہ 93)

سامعین! خلیفہ راشد کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"خلیفہ راشد سایہ رب العالمین، ہمسایہ انبیاء مرسلین، سرمایہ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعث فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے۔ دفتر افراد النبی کا سر ہے۔ اس کا دل متجلیٰ رحمٰن کا عرش اور اس کا سینہ رحمت وافرہ اور اقبال جلالت یزداں کا پرَتو ہے۔ اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغ قضاء اور مہر عطیات کا منبع ہے۔ اس سے اعراض معارضہ تقدیر اور اس سے مخالفت، مخالفت رب قدیر ہے۔ جو کمال اس کی خدمت گزاری میں صرف نہ ہو، خیال ہے پر از خلل اور جو علم اس کی تعظیم و تکریم کے بیان میں نہ لایا گیا، سراسر وہم باطل و محال ہے۔ جو صاحب کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے، وہ مشارکت حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں"

(منصب امامت صفحہ 86۔87)

خلیفہ وقت اور دیگر بزرگان ملت کی حیثیت کا ذکر

”امام، رسول کے سعادت مند فرزند کی مانند ہے اور تمام اکابر امت و بزرگانِ مِلّت ملازموں اور خدمت گاروں اور جاں نثار غلاموں کی مانند ہیں۔ پس جس طرح تمام اکابر سلطنت و ارکان مملکت کے لئے شہزادہ والا قدر کی تعظیم ضروری اور اس سے توسّل و نصب ہے اور اس سے مقابلہ کرنا نمک حرامی کی علامت اور اس پر مفاخرت کا اظہار بد انجامی پر دلالت کرتا ہے۔ ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادت دارین کا باعث ہے اور اس کے حضور میں اپنے علم و کمال کو کچھ سمجھ بیٹھنا دونوں جہاں کی شقاوت ہے۔ اس کے ساتھ یگانگت رکھنا رسول سے یگانگت ہے اور اس سے بیگانگی ہو تو خود رسول سے بیگانگی ہے۔“

(منصبِ امامت صفحہ 87)

خلیفہ راشد سے بحث وجدال جائز نہیں

فرمایا۔

”لازم ہے کہ احکام کے اجراء اور مہمات کا انجام امام کے سپرد کیا جائے اور اس سے قیل و قال اور بحث و جدال نہ کیا جائے اور کسی مہم میں خود بخود اقدام نہ کیا جائے۔ اس کے حضور میں اپنی زبان کو بند رکھیں اور اپنی رائے سے سرانجام مقدمات میں دخل نہ دیں اور کسی طرح بھی اس کے سامنے استقلال دم نہ ماریں“

(منصبِ امامت صفحہ 96)

خلیفہ وقت کے فیصلہ کی قطعیت کا بیان

”جس وقت مواضع اختلاف اور مسائل اجتہاد میں امام کا حکم دو جانب میں سے ایک جانب متوجہ ہو تو ہر مجتہد، مقلّد، عالم، عارف اور غیر عارف پر واجب العمل ہو گا۔ کس کو اس کے ساتھ اپنے اجتہاد یا مجتہدین سابقین کے اجتہاد یا اپنے الہام یا شیوخ متقدمین کے الہام سے تعرض نہیں ہو سکتا جو کوئی حکم امام کے مخالف کرے اور مذکورۃ الصدر امور کے خلاف تمسک کرے تو بے شک عند اللہ عاصی اور اس کا عند رب العالمین، انبیائے مرسلین اور مجتہدین اور علماء کے حضور میں قابل قبول نہ ہو گا اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ اہل اسلام سے کس کو اس کے ساتھ اختلاف نہیں ہے“

(منصبِ امامت صفحہ 89)

خلیفہ وقت کا حکم واجب الاتباع اور اصول دین سے ہے

فرمایا۔

”شرح مجموعہ کتاب اللہ و سنت رسول اور احکام خلیفۃُ اللہ سے مستفاد شدہ امور سے مراد ہے۔ پس جیسا کہ کتاب و سنت اصول دین متین سے ہے، ایسا ہی حکم امام بھی اولہ شرع مبین سے ہے اور جس طرح سنت کو کتاب اللہ سے دوسرا درجہ حاصل ہے ایسا ہی حکم امام سنت رسول سے دوسرے درجہ پر ہے۔ پس اصل کتاب اللہ ہے اور اسے واضح کرنے والی سنت نبوی اور اس کا مبین امام ہے۔ کتاب اللہ پر ایمان سب سے اول ہے اور ایمان بالرسول بعدہ اور خلیفۃ اللہ پر یقین تیسرے درجہ پر ہے......اسی بنا پر علماءِ امت نے اطاعتِ امام کو غیر مخصوصہ مقام میں صحت قیاس پر موقوف نہیں رکھا بلکہ اس کی اطاعت کو باوجود اس کے ضعیف قیاس کے بھی واجب جانا ہے اور اس کے مخالف کو اگرچہ اس کا قیاس امام کے قیاس سے اظہر اور قوی ہو، جائز نہیں رکھا اور اس میں راز یہی ہے کہ اس کا حکم بذاتہ اصولِ دین سے ایک اصل ہے اور ادِلّہ اصولِ دین سے ایک اصل ہے اور ادِلّہ شرطیہ سے ایک دلیل ہے جو صحیح قیاس سے قوی ہے“

(منصبِ امامت صفحہ 91)

قرب خداوندی کے لیے خلیفہ وقت کی اطاعت ضروری ہے

آپ اِس حوالہ سے لکھتے ہیں:

”امام وقت سے سرکشی اور روگردانی، اس کے ساتھ گستاخی ہے اور اس کے ساتھ بلکہ خود رسول کے ساتھ ہمسری ہے اور خفیہ طور پر خود رب العزت پر اعتراض ہے کہ ایسے ناقص شخص کو کامل شخص کی نیابت کا منصب عطا ہوا۔ الغرض اس کے توسّل کے بغیر تقرّب الٰہی محض خلل اور وہم ہے اور ایک خیال ہے جو سراسر باطل اور محال ہے۔ بے عنایات حق و خاصان حق گر ملک باشد سیاہ گردد ورق“

(منصبِ امامت، صفحہ 78)

خلافت نے ہر کام اپنا سنوارا
ہمارے دِلوں کو اُسی نے نکھارا
خلافت کے نوروں سے ہم ہیں منور
دِلوں سے خلافت نے ہے زنگ اُتارا